قاری صہیب احمد

قرآن مجید اور اس کے حقوق

اور

جامعہ لاہور الاسلامیہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید سب سے اکمل و افضل اور اشرف کتاب ہے۔ اسی نسبت سے اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی بنسبت دوسروں کے افضل و اشرف ہیں۔ اس فضیلت و شرف کا حصول ان پانچ قرآنی حقوق کو پورا کرنے سے ممکن ہو سکتا ہے جو دینی اصطلاحات سے صرف نظر کرتے ہوئے بیان کئے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) اس کو مانا جائے۔

(۲) اس کو پڑھا جائے۔

(۳) اس کو سمجھا جائے۔

(۴) اس پر عمل کیا جائے۔

(۵) اس کو آگے پہنچایا جائے۔

ذیل میں اس کی مختصر تفصیل پیش خدمت ہے:

(۱) قرآن کو مانا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نعمت اسلام سے بہرہ ور ہونے کے بعد چونکہ یہ ذمہ داری تھی کہ اس قرآن کو بھی مانا جائے وگرنہ یہ تکمیل ایمان کے منافی تھا کہ اس قرآن کو نہ مانا جائے۔ اس کو ماننے سے قبل اس کے ساتھ متعارف ہونا لازمی تھا اور معرفت حاصل کرنے کے لئے اس کے متعارفین کی ضرورت تھی۔ آخر بفضل تعالیٰ اس کے

متعارفین کا نزول اس دنیا میں ہوا اور انہوں نے اپنے مسکن کا نام "جامعہ لاہور الاسلامیہ" رکھا۔ جو کہ بحمد اللہ اس قرآنی حق کو پورا کرنے میں ہمہ گیر برسرپیکار ہے۔

(۲) قرآن کو پڑھا جائے۔

جب قرآنی معرفت کا حصول ہو چکا تو فوراً دوسری ذمہ داری (کہ اس کا تلاوت کرنا) کا احساس ہوا۔ تو پڑھنے سے قبل پڑھانے والوں کی جستجو کی جانے لگی۔ کیونکہ پڑھا وہ ہی سکتا ہے جو کہ خود پڑھا ہو کیونکہ "فاقد الشیئ لا یعطی" چنانچہ "جامعہ لاہور الاسلامیہ" (جو کہ پہلے حق کو پورا کرنے میں مصروف عمل تھی) نے حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ کی زیر صدارت ۲ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۱۹ مارچ ۱۹۹۱ء کو ایک اہم میٹنگ بلائی جس میں قرآن کی دوسری ذمہ داری کو پورا کرنے کے بارے میں سوچ و بچار کی گئی۔ بالآخر اس مقصد کے حصول کے لئے "کلیہ۔ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ" کی شکل میں عظیم حل نتیجتاً سامنے آیا۔

کلیہ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ کے اغراض و مقاصد

چونکہ قرآن مجید جو کہ انتخاب الفاظ سے لے کر اسلوب بیان تک کی تمام خوبیوں سے بھرپور ہے اور اس لحاظ سے یکتا شان کا حامل ہے کہ جب تک اس کی ترتیل و تجوید (یعنی حروف کی شناخت اور رموز اوقاف وغیرہ معلومات کی تحصیل) و قراءات (سبعہ و عشرہ) کے اصول اور تنوع و تغایر کا علم نہ ہو تلاوت کا حق ادا نہیں ہوتا۔

آج سے تیس چالیس سال قبل تک ہر مسلمان بچے کی تعلیم کی ابتداء اسی تجوید وغیرہ سے ہوتی تھی جس پر تاریخ شاہد ہے کہ قرآن مجید کو روانی و لہجات کے ساتھ (جو کہ مقررہ قوانین کے تابع ہو) پڑھنا اور اس پر قدرت رکھنا قرآن مجید کے حق تلاوت کی ادائیگی کی اولین شرط ہے اور جس کا حصول آج سے چالیس برس قبل کے لوگ ضروری سمجھتے تھے۔

اسی طرح بالعموم قرآن حکیم کے فکر و فلسفہ کی نشر و اشاعت کے بلند بانگ نعروں

کے ساتھ کام کرتے تھے (حالانکہ اسلام Practical کام کا قائل ہے Thiritical عمل کا قائل نہیں اور عمل تصور سے بہتر ہے کیونکہ معروف مقولہ ہے (Example better than Consept) یعنی وہ علم حدیث و سنت سے ناواقفی یا مستشرقین کے من گھڑت افکار اور خود ساختہ غلط فہمیوں (جو انہوں نے پھیلا رکھی ہیں) کے ساتھ مغرب کے سیاسی اور ذہنی تسلط سے متاثر فکر کی خوشہ چینی کی وجہ سے قرآن حکیم کی حقیقی ہدایت و حلاوت سے محروم تو ہوتے ہیں لیکن انتہایوں ہوتی ہے کہ یا تو پرویزیوں کی طرح "اہمیت تلاوت قرآن" کو رد کردیتے ہیں یا پھر نام نہاد "اصلاح فکر" کا لیبل لگا کر قراءات متواترہ (سبعہ و عشرہ) کو اپنے ناقص اور خود ساختہ اصول و قوانین پر پرکھنے کے بعد (جو فی الحقیقت لغو اور فسطائیت کا مرقع ہوتے ہیں) ان قراءآت کا سرے سے انکار کرنا شروع کردیتے ہیں جو کہ فی الواقع قرآن مجید کا انکار ہے اور مستشرقین کے لغو عقائد و نظریات کی حمایت ہی نہیں بلکہ تشہیر و توزیع کا باعث بھی بنتا ہے۔

لیکن ان تمام افکار کے مدمقابل الحمدللہ ہمارے ہاں تجوید و قراءآت کی مخصوص درسگاہیں تو موجود ہیں لیکن ان مدارس میں یہ خلا پایا جاتا ہے کہ وہاں سے فارغ ہونے والا طالب علم علوم شرعیہ سے اپنا دامن تشنہ پاتا ہے جو کہ اصل الاصول ہے جس کی بنا پر قاری غیر عالم کی اصطلاح نے جنم لیا ہے اور نتیجتاً قاری قرآن کی شان و اہمیت تنزل کا شکار ہو گئی ہے۔

علاوہ ازیں فقہ و فلسفہ پر زیادہ زور دینے والی دانش گاہیں جو بالخصوص قرآنی علوم تجوید و قراءآت سے بالکل کوری نظر آتی ہیں جس سے بڑا المیہ یہ سامنے آیا کہ برصغیر پاک و ہند میں مروجہ "روایت حفص" کو اصل الاصول قرار دے کر باقی تمام متواترہ قراءآت کو مفتریات کا نام دے کر سیل بند کرنے کی جرات نے جنم لیا ہے بلکہ ایسی ناپاک جسارت جلوہ افروز بھی ہوئی ہے کہ ان کو اپنی ہٹ دھرمی اور انا کی بھینٹ چڑھا

دیا جائے حالانکہ دین اسلام (جو کہ الی الناس کافۃً ہے) پر برصغیر کی اجارہ داری نہیں اور نہ ہی اس کے نام پر دین کی الاٹمنٹ ہے۔ بلکہ زمین کے کسی بھی حصہ میں جو قراء آت پڑھی، پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کا مقام و مرتبہ وہ ہی ہے جو کہ روایت حفص کا ہے کیونکہ ماخذ و واضع ان سب کا ایک ہے وہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ جنہوں نے بواسطہ جبریل اللہ تعالیٰ سے حاصل کی ہیں۔

چنانچہ ان غلط افکار و نظریات کی بیخ کنی اور سرکوبی کرنے اور حقیقی تصورات کو منظرعام پر لانے کے لئے "کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ" کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ مندرجہ ذیل اہم مقاصد کا متحمل ہے۔

(۱) حاملین قرآن و حدیث کی ایک ایسی کھیپ تیار کی جائے جو جہاں علوم شرعیہ جلیلہ سے اپنے قلوب ذلیلہ کو جلا بخشیں وہاں اپنے کردار و عمل کے ذریعے ان علوم کی تقدیس پر مہر ثبت کریں اور ایسے اصحاب کے لئے باعث راہنمائی ہوں جو منجملہ مستشرقین کے من گھڑت نظریات کے زیر اثر احادیث رسول ﷺ سے بد ظنی کے باعث قراء آت متواترہ (سبعہ و عشرہ) کے تنوع کے معجزہ قرآنی کے منکر ہیں اور بھٹکے ہوئے اور بھکے ہوؤں کو راہ راست پر لانے کے لئے پیش خیمہ ثابت ہوں۔

(۲) برصغیرپاک و ہند میں مروجہ درس نظامی کے ساتھ ساتھ قراء آت متواترہ (سبعہ و عشرہ) کی مکمل تعلیم و تدریس کا انتظام کیا جائے تاکہ پرانے تصورات جو کہ قاری غیرعالم اور عالم غیر قاری جیسی کمزوری سے مبرا تھے (کیونکہ پرانے علماء قاری بھی ہوتے اور محدث بھی، مثلاً امام ابن الجزریؒ، امام ذہبیؒ وغیرہ) ان کی تجدید ہو سکے اور عرصہ دراز سے یہ کھلی ہوئی دراڑ کا انسداد ممکن ہو سکے جس سے علوم شرعیہ کی اصل روح نکھر کر سامنے آسکے گی۔

(۳) طلباء کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین اسلام کے جامع و ہمہ گیر تصورات سے متعارف کروانے کا اعلیٰ بندوبست کیا جائے۔

(۴) طلباء کو اس قابل بنایا جائے کہ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مثبت جواب دے سکیں اور خصوصاً قرآن و سامعین کو نقاد کی سحرانگیز گفتگو سے متاثر ہونے سے بچا سکیں۔

(۵) دارالتصنیف و التالیف کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ الوقائع مختلف علمی تحقیقات بصورت جرائد و کتبات منظر عام پر لاکر منکرین قرآن بمعہ منکرین قراءآت متواترہ (سبعہ و عشرہ) و حدیث کے مثبت انداز میں جوابات دیئے جاسکیں اور خصوصاً عوام الناس کے ذوق کو پروان چڑھانے اور ان کی علمی پیاس اور تشنگی کو بجھانے کے لئے آسان عام فہم اور مفید تصانیف مہیا کی جاسکیں۔

(۶) ایک ایسے دارالمطالعہ کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں علماء و فضلا کی Research Council (تحقیقی کمیٹی) اپنے علمی ذوق کی تسکین کا سامان مہیا کرسکیں اور فن تجوید و قراءآت میں تحقیق و تدقیق جیسے اہم کام کا موجب بن سکیں جس کے نتیجہ میں ہٹ دھرمی و تعصب، سفلہ سوچ و بچار و استشراق جیسی الائشوں سے پاک مفید کتب کا میسر آنا ممکن ہوسکے گا۔

(۷) ایک کیسٹ لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے جو عوام الناس کو ملکی و بین الاقوامی اعزازت کے حامل، شہرت یافتہ قراء کرام کی تلاوتوں کو فراہم کریں۔ جو فی الواقع لوگوں میں رائج موسیقی کے رجحان کو کم کرنے اور بنجر دلوں کی سیرابی کے ساتھ ساتھ ویران و پریشان حال روحوں کی تسکین کا باعث ہو۔

علاوہ ازیں جس میں تجوید و قراءآت اور حدیث پر شبہات، اعتراضات اور ان کے جوابات پر مشتمل تقاریر و لیکچرز کا اہم ذخیرہ موجود ہو تاکہ بوقت ضرورت ان سے بھرپور استفادہ ممکن ہوسکے۔

(۳) قرآن کو سمجھا جائے

دو حقوق کو بدرجہ اتم مکمل کرنے کے بعد تیسرے حق (کہ قرآن کو سمجھا جائے) کو

پورا کرنے کے لئے سوچ و بچار کا تانتا بندھا کہ اس قرآن کو آخر کیسے سمجھا جائے اس کو قرآن و حدیث کی تفاصیل کو چھوڑ کر تجدد کے سانچے میں ڈھلے ہوئے بنام بدیہی لیکن سفلہ قوانین کو کسوٹی بنا کر لایعنی مفاہیم نکال کر مراد الٰہی سے اتنا دور جا کر کہ جس پر بعد المشرقین فٹ بیٹھ جائے۔ سمجھنا چاہئے یا پھر قرآن کو قرآن اور صاحب قرآن کے اقوال و افعال کی مدد سے سمجھا جائے ثانی الذکر کے حصول مقصد کے لئے اور ایسے واضح فکر کو اجاگر کرنے کے لئے "جامعہ لاہور الاسلامیہ" نے "کلیۃ الشریعہ والعلوم العربیہ" کا اجراء کیا جس کا نصاب علوم شرعیہ کے علاوہ فلسفہ و بیان و کلام وغیرہ جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔

اصل میں انسان ہر بات کو اپنی خود ساختہ کسوٹی پر وزن کرتا ہے اور نتیجہ اخذ کرتا ہے جس سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ جب تک قرآن کو قرآن کے ساتھ اور حدیث کے ساتھ ملا کر نہ سمجھا جائے اس وقت تک کوئی مثبت نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر صحیح مراد الٰہی کا حصول ممکن ہو سکتا ہے تو وہ قرآن کو قرآن و حدیث کے ساتھ ملا کر اور حدیث کو قرآن کی تفسیر اور دوست کے طور پر پیش کرکے نتیجہ اخذ کرنے سے ہو سکتا ہے نا کہ حدیث کو قرآن کے دشمن کے طور پر پیش کرنے سے صحیح نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے۔

الغرض! نتیجہ وہ ہی قابل قبول اور مراد الٰہی کہلائے گا جس پر قرآن و حدیث کو باہم ملا کر مجتمع قوانین کی چھاپ ہو۔

الحمدللہ ان افکار کے حصول کے لئے "کلیۃ الشریعہ والعلوم العربیہ عرصہ 43 سال سے سرگرم عمل ہے۔

(۴) قرآن پر عمل کیا جائے

قرآن مجید کا چوتھا حق جس کی Responsibility ہم پر از روئے مسلمان ہونے کے عائد ہے وہ ہے اس قرآن پر عمل کرنا اس بات پر چونکہ ہمارا یقین محکم ہے کہ تخلیق کائنات کا قیام و بقا اس کی آفرینش و پرورش و نشوونما، اس کا ارتقاء صرف اور صرف

اس اللہ تعالیٰ کی مرہون منت ہے جو کہ کمال حکمت و تدبر کے ساتھ اس کے نظام کو چلا رہا ہے جس کا حکم اور ارادہ بلا شرکت غیرے زمین و آسمان کے ایک ایک ذرے میں کار فرما ہے جس کے ہاتھ میں رزق کی تمام کنجیاں اور موت و زیست کی باگ ڈور ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ انسان کی زندگی اس دنیا تک محدود نہیں ہے بلکہ اسے مرنے کے بعد آخرت کی زندگی میں داخل ہونا ہے۔ جہاں اسے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک فعل کا حساب چکانا ہے اور یہ کہ اس کی اصل کامیابی کا انحصار دنیا کے وقتی فوائد اور عارضی مسرتوں کے حصول پر نہیں بلکہ آخرت کی کامیابی اور سرخروئی پر ہے جو اسے صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق گزار دے۔

چنانچہ اس حق کی ادائیگی کا بوجھ "جامعہ لاہور الاسلامیہ" نے "مجلس تحقیق الاسلامی" کے سر پر رکھا جس میں علماء شریعت و قانون و ماہرین تعلیم قرآن و سنت کے منہج کے مطابق وکلاء اور جسٹس صاحبان کو سلفی منہاج کے ساتھ اصل تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں تاکہ اگر ان لوگوں کو بدلا گیا کہ جن کے ہاتھوں میں لوگوں کی تدبیروں کو خاک میں ملانے اور ان کی تقدیروں کو اپنے ہاتھ میں لینے کی Capasity ہے۔ تو بالتبع تمام کے تمام اس اسلامی انقلاب اور عملی انقلاب کا رنگ محسوس کریں گے۔

(۵) قرآن کو آگے پہنچایا جائے۔

بعثت کی پہلی ساعت سے لے کر حیات دنیوی کی آخری گھڑی تک مسلسل تیئس سال آنحضور ﷺ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے محنت و مشقت اٹھاتے اور شدائد و مصائب برداشت کرتے رہے۔

اس عظیم فریضہ کو نبھانے کے لئے "جامعہ لاہور الاسلامیہ" نے تحریری میدان کے لئے محدث جیسے تحقیقی و علمی مجلّہ کا اجراء کیا جو عرصہ ۲۵ سال سے طاغوتی قوتوں اور ان کی چال بازیوں اور دجل کو بے نقاب کر رہا ہے اور اس کے علاوہ "بلاغ المبین" کا

بھی اجراء کیا جاچکا ہے اور مجلّہ رشد بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اور تقریری میدان کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(i) جامعہ رحمانیہ جس میں سلفی نہج کے مطابق روحانیت سے بھرپور ثانوی تک پود تیار کی جاتی ہے۔

(ii) "کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ" کے زیر اثر "تحریک تحفظ القرآن والحدیث" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے تحت نظم قرآنی کی ترویج کے سلسلہ میں مختلف علاقوں میں مثلاً وہاڑی، دیپالپور، شیخوپورہ، بونگہ بلوچاں، کھلن ہٹھار، پنڈی شاپ لاہور، دوبئی چوک لاہور، کوٹ رادھا کشن وغیرہ میں مختلف محافل تجوید و قراءآت کو سٹیج کیا جاچکا ہے۔

اس کے علاوہ خصوصاً پیشہ ور وعاظ کی طرح چونکہ آج کل قراء میں بھی یہ بیماری عام ہو رہی ہے کہ کیسٹوں سے مختلف روایات میں تلاوتیں سن کر ویسا خود محافل میں پڑھنا شروع کردیتے ہیں جو کہ فی الحقیقت "تخلیط فی الروایہ" سے گزر کر "کذب فی الروایہ" حتیٰ کہ غیر قرآن کی حد کو بھی پھلانگنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اس بیماری کی روک تھام کے لئے اور قراءآت کے علم کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لئے تقاریب اختتام قراءآت متواترہ (سبعہ و عشرہ) کی بھی ابتداء کی جاچکی ہے۔ تاکہ یہ جرثومہ ابتداء میں ہی اپنے انجام کو پہنچ سکے کہ جس کے نتیجہ میں وعاظ کی طرح ماہر قراء کی بھی شان میں دھبہ لگ جانے کا اندیشہ ہے۔

(iii) کلیۃ الشریعہ والعلوم العربیہ کے تحت مختلف اصلاحی اجلاس کا قیام عمل لایا گیا ہے جو کہ فی الحال جاری و ساری ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آج کل جو عام مولیوں و خطباء میں صرف ہیکیں لگا کر لوگوں کو خوش کرنے والی بیماری کے خلاف جامعہ میں ہفتہ وار خصوصی بزائم ادب کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ یہ بیماری شروع ہی سے طلباء میں ختم ہو جائے۔

قارئین کرام! یہ تھے قرآن کے پانچ حقوق جو کہ ہر انسان پر مسلمان ہونے کے ناطے سے عائد ہوتے ہیں۔ ان کا ماخذ اور محصل کے بارے میں بتلا دیا ہے۔
آیئے اس عظیم منصوبہ میں ساتھ دے کر اپنی عظمت کو منوائیں۔
اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو آمین

اقوال زریں

- جب غصہ آجائے تو خاموشی اختیار کرو۔ (رسول کریم ﷺ)
- کسی کے اخلاق پر تب تک اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصہ کی حالت میں نہ دیکھ لو۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)
- زبان ہی دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بنا دیتی ہے۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ)
- جس پر احسان کرتے ہو اس کے شر سے بچو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)
- بڑے بڑے کام تو کرو مگر بڑے دعوے نہ کرو۔ (فیثاغورث)
- مسلمان کے سب سے بڑے ہتھیار "توکل علی اللہ" اور "اپنی ذات پر اعتماد" ہیں۔
- وہ خوراک اچھی نہیں جسے ایک کھائے اور دوسرا حسرت سے دیکھے۔
- گناہ پر پچھتاوا ہی بخشش کی طرف لے جاتا ہے۔
- غلطی پر پچھتانے والا ولی، جب کہ اس پر فخر کرنے والا شیطان ہوتا ہے۔
- جب تک دل سلامت ہو تب تک لغزشیں گناہ گار نہیں بنا سکتیں۔